ابتدائی درجات میں اردو پڑھانے کی ترتیب

پہلے حروف تہجی سکھائے جائیں۔ حروف تہجی کو لکھنا، پڑھنا اوران کی شکلوں کی اچھی طرح پہچان۔ایک ہی شکل والے حروف کو نقطوں کی مدد سے پہچاننا اوران میں فرق سمجھنا جیسے۔ج ح خ س ش ص ض ط ظ ع غ ب پ ت ٹ ث وغیرہ۔ ہر حرف کے ساتھ کوئی لفظ جوڑا جائے تاکہ اس حرف کی آواز بھی سمجھ میں آجائے جیسے ب بل، بچہ، بس، بم، پ، پتنگ، پر، ٹ ٹماٹر وغیرہ۔

تختہ سیاہ پر استاد چاک اورڈسٹر لیکر کھڑا ہواور ہر بچے سے سبقاً سبقاً ایک حرف پڑھوائے۔ہر بچے کو نیا حرف پڑھنے کو دیا جائے۔نقطے لگا کر یا مٹا کر حروف کو پڑھنے کی مشق کرائی جائے۔

لکھنا سکھانے سے پہلے کچھ لکیریں سکھائی جائیں جیسے، پڑی لکیر دائیں سے بائیں، بائیں سے دائیں، کھڑی لکیر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر، دائرہ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں۔دائرے دونوں طرح کے بنوائے جائیں، ایک وہ جو ’’ج‘ میں استعمال ہوتا ہے اس سے ’ج‘ ’چ‘، ’ح‘، ’خ‘، ’ع‘ اور ’غ‘ بن جائے گا۔اور دوسرا جو ’ن‘ میں استعمال ہوتا ہے اس سے ’س‘، ’ش‘، ’ص‘، ’ض‘، ’ن‘ اور ’ل‘ بن جائیں گے۔

اس کے بعد ’د‘ ’ذ‘، ’ر‘ ’ز‘، ’ط‘ ’ظ‘، ’م‘، ’ی‘ اور ’ے‘ لی جائیں، سب سے آخر میں ’ہ‘، ’ھ‘ اور ھمزہ لیا جائے۔نقطے رکھنا، اور ط لگانا جیسے ڈ، ڑ، ٹ پر اچھی طرح مشق کرایا جائے۔حروف کی خوبصورتی سے زیادہ اُن کو صحیح ڈھنگ سے بنانا سکھایا جائے یعنی قلم (پنسل) کا صحیح ڈھنگ سے گھومنا سکھایا جائے۔ک اور گ کے مرکز کو صحیح ڈھنگ سے لگانے پر خاص توجہ دی جائے۔مرکز اوپر سے نیچے آڑی لکیر کی شکل میں لگتا ہے۔ہاتھ دائیں سے بائیں چلے گا۔

’ک‘ یا ’گ‘ بنانے کے لئے پہلے ’ا‘ (الف) بنوایا جائے اس کے بعد اسی میں ب کی شکل بغیر نقطے کے ملانا سکھایا جائے۔بعدازاں مرکز لگوایا جائے۔

حروف کی اتنی مشق کرائی جائے کہ بچہ کسی بھی حرف کو کہیں بھی لکھا دیکھے بآسانی پڑھ اور سمجھ لے۔

حروف کی مشق کے بعد (کے جی میں) دو حرفی، سہ حرفی اور چہار حرفی الفاظ سکھائے جائیں گے۔ان میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ صرف اُن الفاظ کا انتخاب کیا جائے جن میں حروف پوری شکل میں آتے ہیں جیسے۔ دو حرفی : دس دن رب رٹ

سہ حرفی ادب ورق آدم رات چہار حرفی: ادرک وارث بڑے الفاظ: دروازہ

اس کے بعد ایسے الفاظ سکھائیں جائیں جن میں حروف کٹ کر استعمال ہوتے ہیں یعنی کسی دوسرے حرف سے مل کر اپنی شکل میں نہ رہ کر کسی نئی شکل میں استعمال ہوتے ہیں۔بتایا جائے کہ یہ حروف کی آدھی شکلیں ہیں۔کون سی شکل کن کن حرفوں میں استعمال ہوتی ہے اس کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔جیسے۔ب ت ث پ ٹ ن ل ی اور ے کی ملاوٹ صرف نقطے کے فرق سے یکساں ہے۔ان حروف کی دیگر حروف سے ملاوٹ سکھائی جائے۔

بن تن پن ٹن ین نن ثن بک تک پک ٹک یک نک ثک

بو تو ٹو پو یو نو ثو بہ تہ پہ ٹہ یہ نہ ثہ

بچ پچ تچ ٹچ یچ نچ ثچ بم پم تم ٹم یم نم ثم

تب نب ٹب یب ثب بط نط پط بق تق نق یق

ج چ ح کی ملاوٹ جج جم جا جب جس جگ جہ

ر، ز، ڑ کی دوسرے حرف میں ملاوٹ بر پر نر تر ٹر پڑ سر جز خر کر

د، ڈ، ذ کی دوسرے حرف میں ملاوٹ بد قد شد مد حد صد کد عد بذ بڈ

ک گ کی ملاوٹ کب کس کم کی کو گد کہ نکل بگل لگا بکا

ع کی ملاوٹ بع عب بعد منع مع لع جع عج عم غم غی

دو حرفی الفاظ جن میں حروف کٹ کر استعمال ہوتے ہیں سکھانے کے بعد سہ حرفی، چہار حرفی اور بتدریج ایک ایک حرف کا اضافہ کرتے ہوئے بڑے الفاظ سکھائے جائیں مگران میں مقصدیت اور کس حرف کو کس سے ملانا سکھانا ہے یہ بات ہر لحہ ملحوظ رکھی جائے۔

اول درجہ کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد بچہ ہر طرح کے الفاظ پڑھ لے چاہے اس کے اندر الفاظ کو روانی یا پوری رفتار سے پڑھنے کی استعداد نہ پیدا ہو مگر وہ لفظ میں آئے جملہ حروف کو پہچان کر ملانا اوران کو ملا کر اپنے انداز سے پڑھنا سیکھ سکے مثال کے طور پر اگر بچہ مسجد کو مَس جَد یا مُ س جَد بھی پڑھ لے تو سمجھنا چاہئے کہ بچا مسجد (مس جِد) بھی پڑھ لے گا۔ اعراب نہ لگے ہونے کی صورت میں لفظ کا تلفظ غلط ہوا حالانکہ بچہ اس لفظ میں آئے جملہ حروف کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔اسی طرح بلی کو بَل لی یا بِل لی کچھ بھی پڑھ لے صحیح تصور کیا جائے۔اس طرح ملت کو مَل لت یا مِل لت۔ علیٰ ھذالقیاس۔

یہ بات بھی اچھی طرح ملحوظ رکھنے کی ہے کہ اگر حروف پر زبر زیر یا پیش لگا بھی ہو تو بھی ان کا نام لئے بغیر سیدھے پڑھوایا جائے گا جیسے دَس کو د زبر س دس نہیں بلکہ سیدھے

دس پڑھایا جائے گا۔اسی طرح دُم کو دپیش میم دم نہیں سیدھے دم پڑھوائیں۔ س کو چھوٹی س اور ش کو بڑی ش ہرگز نہ سکھایا جائے۔

حروف کی ملاوٹ، جزم والے الفاظ، مشدد الفاظ، غنہ،

ھ (دوچشمی) والے الفاظ جو عام طور پر ہندی کے حروف ہیں جیسے ک+ھ= کھ، گ+ھ= گھ، ب+ھ= بھ، ت+ھ= تھ، ٹ+ھ= ٹھ، پ+ھ= پھ، ان حروف کو ہ سے ممیّز کیا جائے. جیسے،

پہاڑ۔ پھاڑ، کہا۔کھا، بہار۔ بھار، پہن۔ پھن، دہن۔ دھن، گہن۔ گھن وغیرہ

پھاڑ کو پ ھ (دوچشمی ہ) الف اور ’ڑ‘ بتایا جائے نہ کہ پھ، الف، ڑ۔ واضح رہے کہ اردو میں ’پھ‘ کوئی حرف نہیں ہے۔

اول درجہ میں سکھائے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے جملے پڑھنا و لکھنا بھی سکھایا جائے۔

جیسے : سچ بولو، کم مت تولو، سورج نکلا، نماز پڑھو، قرآن پڑھو، صبح اٹھو، مدرسے جاؤ، کھانا کھاؤ وغیرہ

مزید رہنمائی کے لئے ملاحظہ ہو’ہماری کتاب‘ قاعدہ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی، کا آخری حصہ۔

ابتدائی درجات میں نقل، املا اور املے کی غلطیوں کی مشق پر بہت زور دیا جائے۔کم از کم ایک صفحہ روز لکھایا جائے۔درجہ میں لکھاتے وقت تمام بچوں کو بلیک بورڈ پر متوجہ کر کے یکساں نقل دی جائے اس میں بھی کون سا حرف مشق کرانا ہے یہ بات اچھی طرح استاد کے پیش نظر رہنی چاہئے اور اسی کے مطابق الفاظ یا حروف کا انتخاب کیا جائے گا۔یہ نہیں کہ چاک اٹھا اور جو جی میں آیا لکھ دیا اور بچوں سے کہا کہ نقل کرو۔

جب بچے لکھ رہے ہوں اس وقت استاد درجہ میں راؤنڈ لگا کر ایک ایک بچے کی لکھاوٹ، قلم، پنسل کی گرفت، بیٹھنے کا انداز، کاپی پر جھکنے کا انداز، پنسل کی لمبائی، اس کی بناوٹ، اور سب سے بڑھ کر حروف کے بنانے کا طریقہ دیکھتا رہیگا اور بروقت بچے کی ڈیسک پر اس کی اصلاح کریگا۔اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ بچہ پورا صفحہ لکھ کر لے آئے تب یا تو پورا کاٹ دے یا صرف دستخط کر کے واپس کر دے یا بڑا احسان کرے تو لکھ دے’ دوبارہ لکھو‘۔ درجہ دوم تک کے بچوں کی اصلاح اس طرح ’دوبارہ لکھو‘ وغیرہ لکھ دینے سے ہرگز نہیں ہوگی۔ ہر بچے کی مشکل اور دقت کو سمجھ کر بروقت اصلاح کیجئے۔بچوں کو ہدایت کریں کہ جب ان کو نقل لکھنے کو دی جائے تو پورا صفحہ لکھ کر لانے کے بجائے ایک لائن لکھ کر فوراً دکھا دیں۔جب بچہ آپ کے پاس کاپی لیکر آئے تو اس کو ساتھ میں پنسل لانے کی بھی ہدایت کریں اور جو کچھ بھی لکھا ہے اس کو کم از کم ایک بار اپنے سامنے اسی کاپی پر لکھوائیں تا کہ آپ کو اطمینان ہو جائے کہ بچے نے حروف کو صحیح ڈھنگ سے بنانا سیکھ لیا ہے۔رہ گئی خوبصورت تحریر اور تحریر میں صفائی، یکسانیت اور توازن وغیرہ تو یہ تو مشق سے آئے گا۔اس کی طرف بھی بتدریج توجہ دی جائے گی۔ حروف کا سائز کم از کم کاپی پر بنی لائنوں کے سائز کا ہو۔